فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۶۸۶ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۷۶

حب الوطن من الایمان

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ در دستی صرف چار روپے

فی پرچہ ۱۰ پیسے

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ محمد حسن شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۲۔ امین آباد لکھنؤ

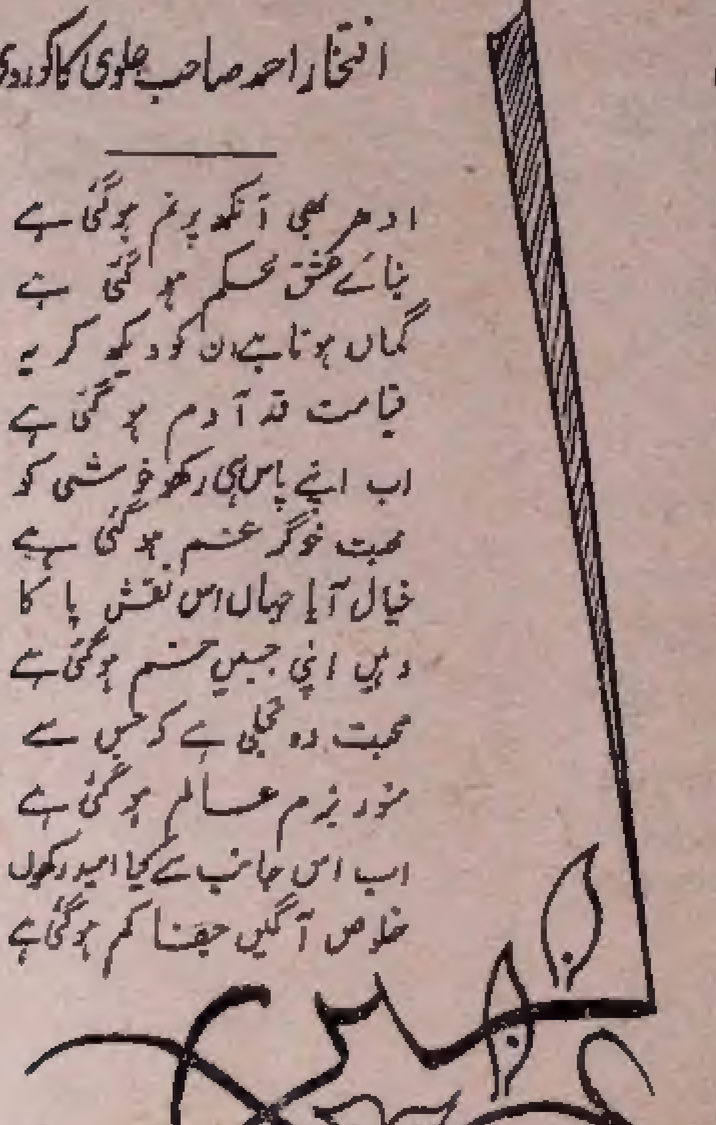
۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر (۲)

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳) | ۱۵ / مئی سنہ ۱۹۶۵ء مطابق ۱۳ / محرم سنہ ۱۳۸۵ھ | شمارہ نمبر (۱۷)

ذکی احمد صاحب ذکی کاکوروی

ترے ناز و ادا کو تیرے دیوانے سمجھتے ہیں
حقیقت شمع کی کیا ہے یہ پروانے سمجھتے ہیں
مکمل داستانیں ہیں مرے گزرے زمانے کی
حقائق سے جو ناواقف ہیں افسانے سمجھتے ہیں
جنوں کے کیف و کم سے آگہی مجھکو نہیں ناصح
گذرتی ہے جو دیوانوں پہ دیوانے سمجھتے ہیں
تری مخمور آنکھوں کو کوئی کچھ بھی کہے لیکن
ہم ان کو ساقی دوراں کے پیمانے سمجھتے ہیں
نہ راس آئیگی مجھکو جہاں آبادیاں تیری
مرے دل کی لگی کو تیرے دیوانے سمجھتے ہیں
نہ کچھ اہل جنوں سمجھے نہ کچھ اہل خرد سمجھے
رموز زندگی کچھ پھر بھی مستانے سمجھتے ہیں
ذکی اپنوں نے تو مجھ کو ہمیشہ ہی ستایا ہے
حقیقت کچھ ہماری پھر بھی بیگانے سمجھتے ہیں



افتخار احمد صاحب علوی کاکوروی

ادھر بھی آنکھ پرنم ہو گئی ہے
بنائے عشق محکم ہو گئی ہے
گماں ہوتا ہے ان کو دیکھ کر یہ
قیامت قد آدم ہو گئی ہے
اب اپنے پاس ہی رکھو خوشی کو
محبت خوگر غم ہو گئی ہے
خیال آیا جہاں اس نقش پا کا
وہیں اپنی جبیں خم ہو گئی ہے
محبت وہ تجلی ہے کہ جس سے
منور بزم عالم ہو گئی ہے
اب اس جانب سے کیا امید رکھوں
خلوص آگیں جفا کم ہو گئی ہے

گذشتہ اخبار

کچھ عجیب ہی پریشانی میں نکلا۔ ایک طرف اگر خود ایڈیٹر انفلوئنزا میں پڑا ہانپتا تو دوسری طرف خود کاتب صاحب بھی خارشت میں مبتلا و پریشان۔ دو چار دن تو میں نے اپنے نزلہ و زکام کو زیادہ اہمیت نہ دی اس کے بعد جب نوبت بستر پر لیٹ جانے کی آ گئی اور ۲۶-۲۷-۲۸ کو طبیعت نے کسی کام کی اجازت نہ دی تو مجبوراً کاتب صاحب کو اطلاع کر دی کہ جہاں تک ہو سکے پرچہ چھپوا کر بھیجدیں۔ کاتب صاحب اپنی تکلیف کی بناء پر مولانا ناشر صاحب تک بھی نہ پہونچ سکے اور تصحیح بالکل نہ ہو سکی۔ غرض کہ اسی گڑبڑ میں غلطیاں رہ گئیں۔ بجائے مئی کے مارچ چھپ گیا اور تاریخوں کی مطابقت بھی رہ گئی۔ ایڈیٹر خود جانے کے قابل نہ تھا۔ اس نے دوسرے شخص کو بھیجکر پرچہ منگوایا گیا۔ امکانی کوشش کر کے خرابی طبیعت کے باوجود پچاس پچاس پرچے لکھکر روانہ کر پایا۔ اب بھی طبیعت صاف نہ ہو پائی ہے۔ آئندہ پرچہ اللہ کے ہاتھ ہے اگر کوئی خاص اغلاط ناظرین کو نظر آئیں تو معذور و مجبور کے تحت اصلاح فرمالیں۔

گذشتہ اشاعت میں مراسلات کے تحت ایک مراسلہ "باب العلا میرٹھ" کا شائع ہوا تھا۔ دہلی اور لکھنؤ کے بعض ناظرین اخبار ہم سے یہ پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مراسلہ نگار کا کیا خاص تعلق اخبار سے ویسا تھا کہ کیا خاص تعلق ایڈیٹر کاکوری اخبار سے ایسا ہے کہ جس کی بناء پر اشاعت خط لکھنے والے نے جسارت کی۔ ایڈیٹر کاکوری اخبار یا کسی اخبار کا ایڈیٹر اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مضمون نگار یا مراسلہ نگار کے نام کو ظاہر ہی کر دے۔ دنیا ابھی مخلصین سے بالکل خالی نہیں ہوئی۔ کسی درد مند مخلص کا درد یا تکلیف میں فوراً متاثر ہونا احساس قلبی کی دلیل ہے۔ ثواب ہے گناہ نہیں۔ پرانی شفقت، پرانا خلوص دور حاضر میں مٹانے کی کوشش کیجا رہی ہے

مگر ابھی ختم نہیں کر پایا ہے میں یوں تو اشاعت اخبار کے بعد سے اب تک بیرونجات اور پاکستان سے دس بارہ خطوط دریافت پہونچ چکے ہیں وہ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ایڈیٹر کے نام ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ اخبار کی بقا کے احساس نے لکھنے والوں کو مجبور کیا یا خاصتاً لفظ یا ایڈیٹر سے خاص خلوص اور اس کی زندگی کا لحاظ کر کے لکھے گئے ہوں۔ بہر حال میں اس سے پہلے بھی اور اب پھر اپنے تمام مخلصین کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ انھوں نے دریافت خیریت کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیا۔

جب کہ خود وطن میں ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک تا اشاعت اخبار میری علالت کسی کو معلوم نہ ہو پائی۔ اگرچہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ مگر غالباً ان کے خیال میں انفلوئنزا زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور اب لاعلمی کی معذرت بھی خلوص ہی پر مبنی سمجھ رہا ہوں۔

ترلوکی سنگھ صاحب کیوں خاموش ہیں

یہ ایک سوال ہے جو ہم سے متعدد تحریروں میں ہندوستانی پاکستانی اور ارباب وطن کی طرف سے ہم سے کیا جا رہا ہے ہمارے مضامین پر اثر ثابت ہونے اور یہ تحریریں اس کی دلیل ہیں کہ وطن کا ہر عاقل و بالغ اگرچہ وہ وطن سے کوسوں دور ہے مگر وہ وطن اور اس کی درسگاہوں، اسلاف کی خواب گاہوں، وطن کی فلاح وبہبودی کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن صحیح احساسات و جذبات رکھتا ہے۔ یہ سمجھا جاتا کہ نظروں سے ہٹ کر وہ شاعرانہ فطری جذبات فنا کر بیٹھے تو وہم اور حماقت سے زیادہ نہیں۔ خطوط و مضامین جو ہمارے پاس موجود ہیں ہم نے مصلحتاً شائع نہیں کئے۔ وقت آنے پر انشاء اللہ حوالہ پریس ہو جائیں گے۔ ہم نے صرف رنگ و روپ دیکھنے کے لئے اشاعت پیوستہ یہ سلسلہ مضامین کو روک دیا تھا کہ ہم اس کا رد عمل بھی معلوم کر لیں۔ ہم اب تک جس ماحول کن نتیجہ پر پہونچ پائے ہیں وہ یہ ہے کہ ہائر سکنڈری اسکول کی کمیٹی انتظامیہ اپنی نااہلی و ناکارگی کی بنا پر اب بجائے تعمیر کے تخریب کی طرف تیز قدم بڑھا رہی ہے۔ کوئی ایک قدم بھی ایسا نہیں ہے جو اسکول کی کارندگی کا ضامن ثابت ہو سکے۔ ہمارے اس اعلان پر کہ ہم کچھ دنوں کے لئے اپنے قلم کو روک رہے ہیں۔ ایک طرف اگر حاسدین بشاش بشاش نظر آتے ہیں تو دوسری طرف زاہدان خشک گوشہ نشین بھی چپ نہ رہ پائے۔ ارشاد لطیف ہوا کہ ممبران کمیٹی کی خاموشی نے اخبار کو خاموش کر دیا۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

باوجی لکھے پوچھے "کب کسی در کی جبہ سائی کی" شیخ صاحب نماز کیا جانیں۔ ہم براہ راست آپ کے ممبران کمیٹی سے کوئی تخاطب کرنا بہتر نہیں سمجھتے ؎

سجدے مری نگاہ میں کون و مکان کے ہیں
مجھ سے کہاں تک جھکیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

جہاں تک ایڈیٹر کی ذات کا تعلق ہے ان سے کہہ دیجئے ؎

ناروا کہئے ناسزا کہئے
کہئے کہئے مجھے برا کہئے

مگر جہاں تک دردمند پبلک کے جذبات کا سوال ہے کوئی شخصیت عوام کے جذبات یا آواز کو دبا نہیں سکتی۔ ہمارے بچے غلط تربیت پائیں ان کے دماغ فرقہ وارانہ ماحول سے بھرے ہو جائیں ان کو غلط تاریخ سے بہرہ مند کیا جائے ان کو ان کے مذہب سے منحرف کیا جائے اور ہم دم سادھے تماشہ دیکھتے رہیں۔ ممکن ہے کہ چند سرپھرے اس کو برداشت کر جائیں۔ ہمارا ایسا غیور انسان اس کو ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کے لئے بھی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں۔ باوجی ہماری عقل دنگ ہے کہ آپ کیوں زبان پر تالے لگائے ہوئے ہیں۔ ان نام نہاد کے متوالوں کی ریت پر نہ جائیے ان کو اپنے وصول پیتے دیکھئے۔ یہ تو ان میں ہیں ؎

یہ اقتدار کی خواہش یہ منصبوں کے فتور
لباس عجز میں رقصاں ہے شخصیت کا غرور
تمہیں ہے ناز اسی کو کھلی قیادت پر
کہ داغدار ہے جس سے جبین فقر غیور

یوں تو آپ کے ہائر سکنڈری اسکول میں سقہ شاہی ہوتی چلی آئی ہے اب نادر شاہی دور شروع ہو چکا ہے۔ پرنسپل صاحب کٹھ پتلی بنے بیٹھے ہیں منیجری احکام اپنا کام کر رہے ہیں۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں۔ درجے خالی پڑے رہتے ہیں۔ [illegible] پر تفریح فرماتے ہیں۔ امتحان ہو رہے ہیں۔ لڑکے عموماً مصروف میں رہتے ہیں اور آج کل تو تمام دبا نقل کرنے کی چل گئی ہے۔ ہمارے ہائر سکنڈری اسکول کاکوری کے اساتذہ کا گٹھ جوڑ آپس میں کچھ تو ہے پرچہ کے پیچھے اپنی جماعت کو اشارے سے لکھے بتائے جا رہے ہیں۔ لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کہ یہ سب بدعنوانیاں

قانونی ہیں یا غیر قانونی۔ یا اس طرح کی جراتوں اور ہمتوں میں منیجر کوئی ہاتھ ہے یا کوئی اہم سند حاصل ہے ایک ایک استاد کو کھلے بندوں تیس تیس چالیس چالیس لڑکوں کے ٹیوشن کی اجازت کس قانون کے اندر ہے: آپ ہی جواب دیجیا۔

اب بھی ہم کھلے الفاظ میں آپ سے با ادب عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے ان مطالبات کا مقررہ تاریخ تک شافی جواب اگر نہ ملا تو ہم مجبور رہیں گے۔ ہمارے مطالبات سن لیجیے۔

۱۔ فوری آپ خود یا اپنے کسی نمائندے سے اسکول کی تحقیقات کرا لیجئے۔

۲۔ پرنسپل اور منیجر کی خط و کتابت اگر آپ کو نہ دکھائی گئی ہو تو اس کو لیکر ملاحظہ فرمائیں۔

۳۔ وہ اساتذہ جو بدعنوانیوں کے مرتکب ہوئے یا جو فرقہ واریت کی باتیں کرتے ہوں ان پر سخت تادیبی کارروائی کے احکام صادر فرمائیے۔

۴۔ دستور کے مطابق کئی سال سے جو کمیٹی کا انتخاب ہونا چاہیے تھا کیوں نہیں ہوا۔ سالانہ جلسہ کرائیے۔ اور ازسرنو کمیٹی کا انتخاب ہونے کا حکم دیجئے۔

۵۔ پرچوں کے تبادلہ کا اب کوئی وقت نہیں مگر نتیجہ پر سختی سے نظر رکھیے۔ نویں درجہ تک تو آپ کو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر دسویں میں جو لڑکے آئیں گے ان کو ایک نظر میں پاس کر دینا آئندہ آپ کے اسکول کی زندگی کے لئے بدنام کن ہوگا۔

۶۔ دریافت کیجیے کمیٹی کے کس ممبر کو اتنی تکلیف کرنے کی توفیق ہوئی کہ وہ دوران امتحان میں اس کا جائزہ لیتے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیونکر ہو رہا ہے؟

۷۔ ہمیں یہ بتائیے کہ آپ کی کمیٹی پر کچھ دستوری فرائض عائد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو پھر وہ کس دن کے لئے کیا عاقبت پر کام آئیں گے۔ ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جناب صدر کمیٹی سے کہ اگر انھوں نے اب بھی یہی بے اعتنائی اور خاموشی برتی اور پندرہ دن کے اندر ہمارے ان مطالبات کا شافی جواب ہمیں نہ دیا تو ہم آزاد ہیں۔ ہر ایسا قدم اٹھانے پر جس پر پبلک ہمیں آمادہ کرے خواہ وہ مرد ہو یا احتجاجی۔

یہ سطریں ہم لکھ ہی رہے تھے کہ ہمیں معتبر ذرائع سے اطلاعات ملیں کہ صرف اشارات بتانے والے بعض استاد پانچ پانچ روپیہ مانگ رہے ہیں۔ لڑکوں کے والدین کا بیان ہے کہ یہ پریشانی ان کے لئے اور سوہان روح ہو رہی ہے ان تمام افواہوں کے سننے کے بعد ہمارا نمائندہ خصوصی امتحان گاہ کا بچشم خود معائنہ کرنے گیا۔ دو درجوں میں خصوصیت کے ساتھ انتہائی گڑبڑ نظر آئی۔ ایک کمرے میں ایک ہی استاد وہ بھی اگر اپنی جگہ پر نہ موجود رہے تو لڑکے موقع سے فائدہ کیوں نہ اٹھائیں۔ امتحان کی ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے مگر یہاں تو مقصد ہی دوسرا ہے۔

ہمیں یہ بھی اطلاع ملی ہے اور مصدقہ ہے کہ ایک اور استاد نے بھی استعفا دے دیا ہے۔ پرنسپل صاحب کے استعفیٰ کی خبریں گرم ہو رہی ہیں۔ دیکھئے دو ایک دن میں کیا ہوتا ہے۔

پاکستانی ڈاک

راولپنڈی کی خبریں

السلام علیکم ۱۵ اپریل کا اخبار ملا۔ مخالفین کی پہلی شکست سے مسرت ہوئی۔ یہ سب آپ کی کاوش اور خلوص کا نتیجہ ہے۔ قابل تحسین ہیں آپ لوگ۔ خدا آپ لوگوں کو آئندہ بھی انشاء اللہ فتح ہوگی اور ہم لوگ ضرور فتح حاصل کریں گے۔ کچھ سلسلہ یہاں اخوان الصفا کا شروع ہو رہا ہے کارروائی ارسال ہے شائع کر دیجئے۔

انجمن اخوان الصفا (کاکوری) کا راولپنڈی میں قیام

وطن کی خاک تیری یاد میں آنسو بہاتے ہیں

کہ تجھ سے دور رہیں ہم شام غربت ہے اندھیرا ہے

عرصہ سے یہ خیال دل میں انگڑائیاں لے رہا تھا کہ اعزا اور وطن کے رہنے والوں سے مل بیٹھنے کی کوئی تدبیر نکالی جائے۔ لوگ ایک دوسرے کو پہچانیں۔ بچے آپس میں روشناس ہوں۔ ہماری تہذیب معاشرت اور کردار سے واقف ہوں۔ متعدد لوگوں سے اس موضوع پر تبادلہ خیال ہوا۔ اور یہ طے پایا کہ انجمن اخوان الصفا کراچی کی ایک شاخ یہاں قائم کی جائے لہٰذا ۱۰ اپریل ۶۶ء بروز یکشنبہ بمکان جناب ضیاء الدین صاحب کرمانی ایک اجتماع ہوا جس میں حسب ذیل حضرات و خواتین نے شرکت کی۔

ضیاء الدین صاحب کرمانی۔ اشتیاق علی صاحب عباسی۔ عشرت علی صاحب علوی۔ صباح الدین صاحب کرمانی۔ زبیر احمد صاحب علوی۔ اظہر الحسن صاحب صدیقی۔ یعقوب انصاری صاحب۔ وارث مجتبیٰ صاحب۔ شاہد علی صاحب علوی۔ بیگم اشتیاق علی صاحب۔ بیگم عشرت علی صاحب۔ بیگم صباح الدین صاحب کرمانی۔ بیگم زبیر احمد صاحب۔ بیگم اظہر الحسن صاحب صدیقی۔ بیگم یعقوب انصاری صاحب۔ بیگم وارث مجتبیٰ صاحب۔ بیگم شاہد رسول صاحب۔ بیگم ذاکر علی صاحب عباسی۔ بیگم غلام محمد صاحب۔ بیگم غلام محمد صاحب۔ بیگم حکیم نثار احمد صاحب علوی۔ بیگم رفعت علی قدوائی

اس پرمسرت موقع پر فضا میں دلفریبی اور دلکشی تھی۔ ہوا آہستہ آہستہ اٹھکیلیاں کرتی بارش کو بن بلائے دعوت دے رہی تھی۔ درختوں کی شاخیں جھوم جھوم کر مسرت بے پایاں کا اظہار کر رہی تھیں کہ بارش نے دعوت کو لبیک کہا۔ گھٹاؤں کا ہجوم ہوا۔ فلک پر بجلیاں چمکیں اور ابر رحمت کے بعد قسمت کے ستاروں کی طرح نازل ہوئے۔ قلق اتنا ضرور رہا کہ حسب ذیل حضرات نے باوجود یاددہانی کے شرکت ضروری نہیں سمجھی۔

محمد خالد صاحب صدیقی۔ عمر فاروق علوی، فدا احمد صاحب عباسی، بیگم ماجد میانی۔ بیگم نسیم انصاری

تقریباً ۹ بجے کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا سید نسیم احمد صاحب علوی نے تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد جناب عشرت علی صاحب علوی کے اصرار پر زبیر احمد صاحب علوی (کنوینر) نے اس اجتماع کے مقاصد پر ایک مختصر مضمون پڑھا جس سے جملہ حاضرین نے مکمل اتفاق کیا۔ بعد میں عشرت علی صاحب نے اس متن پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا کثرت رائے سے یہ طے پایا کہ اخوان الصفا کی ایک شاخ یہاں قائم کی جائے اور کراچی کی طرح دو روپے سالانہ (زن و شوہر سے مشترکہ تین روپے) بطور چندہ وصول کیا جائے۔

ضیاء الدین صاحب کرمانی۔ عشرت علی صاحب علوی اور زبیر احمد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ ممبر سازی کا کام انہی حضرات کے سپرد کیا گیا اور طے پایا کہ کراچی ہیڈ آفس سے رابطہ قائم کیا جائے۔ اس جلسہ کی پوری کارروائی کاکوری اخبار کو برائے اشاعت بھیجی جائے۔ موقع پر ہی حاضرین نے مندرجہ ذیل رقومات بطور چندہ و دیگر اپنی عقیدت اور حب الوطنی کا ثبوت دیا۔

ضیاء الدین صاحب کرمانی۔ عشرت علی علوی۔ اشتیاق علی عباسی۔ صباح الدین کرمانی۔ یعقوب انصاری۔ اظہر الحسن صاحب صدیقی۔ وارث مجتبیٰ صاحب

بیگم ذاکر علی عباسی - بیگم شاہد رسول، بیگم غلام محمد، بیگم رفعت علی قدوائی
بیگم زبیر احمد علوی (فی کس تین روپیہ عنایت فرمائے۔

بقیہ حضرات اور ارباب وطن سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد سے جلد اپنا چندہ زبیر احمد علوی کو دیکر ممنون فرمائیں۔ ہم ان تمام خواتین وحضرات کے شکر گذار ہیں جنہوں نے باوجود باد و باراں کے دور دراز کی مسافت طے کر کے اس اجتماع میں شرکت کر کے اپنی وطن پرستی کے جذبات کا ثبوت دیا۔

ایمان اس کا درد کمل نہیں کبھی!
جو کوئی ہو جہاں میں حب وطن سے دور

آخر میں ضیاء الدین صاحب کرمانی نے جملہ حاضرین کی پرتکلف چائے سے ضیافت فرمائی اور تقریباً ۸ بجے شب یہ اجتماع نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

بیگم حکیم نثار احمد صاحب علوی ہندوستان سے واپسی پر راولپنڈی آئیں۔ موصوفہ سے بہت طویل عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی بیگم اسد زبیر نے اس سلسلہ میں ایک عشائیہ دیا۔ جس میں اعزا و احباب نے شرکت کی اور یہ پرلطف اجتماع تقریباً ۹ بجے شب میں ختم ہوا۔ موصوفہ ایک ماہ قیام کے بعد اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے ہمراہ کراچی روانہ ہو گئیں۔

وارث مجتبٰی مع بیگم صاحبہ کے اپنے والدین اور اعزا سے ملنے رسالپور سے پنڈی آئے تھے چند دن قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

نتائج امتحانات

فرحانہ ممتاز عباسی دختر اشتیاق علی عباسی میٹرک کامیاب

فرخندہ کامیاب	"	چوتھے سے پانچویں میں
عبید اشتیاق	پسر	ساتویں سے آٹھویں میں
جاوید آفاق	"	انٹر میں شرکت کی۔

زبیر عباسی پسر ذاکر علی عباسی	نویں سے دسویں میں آئے
فرحت نسیم دختر غلام محمد	کے۔جی ٹو سے کے جی تھری
وقار محمود پسر "	چہارم سے پنجم میں
جاوید پرویز پسر	آٹھویں سے نویں میں
نہال	ساتویں میں اول

محمد خالد صدیقی اور عشرت علی صاحب علوی صاحبان کے سب بچے ماشاءاللہ اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے۔

شمیمہ دختر اظہار الحسن صاحب صدیقی کے جی ٹو سے کے جی تھری میں

ریحانہ فاطمہ (صاحبزادی فدا احمد صاحب عباسی) نے نواں درجہ جس کا امتحان بورڈ سے ہوتا ہے دیا تھا۔ بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا

انفال اصغر (صاحبزادہ فدا احمد صاحب عباسی) نے بھی آٹھواں درجہ اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔

کراچی کی خبریں

ہمیں یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہے کہ جناب اعتقاد الحسن صاحب جو کہ پی آئی اے اسٹورز میں کام کر رہے تھے۔ اب ان کو ترقی دیکر اسٹورز کے سینئر اسٹاف میں اسٹور کیپر کی حیثیت سے متعین کیا گیا ہے خدا مبارک کرے۔

الحاج مولانا محمد حسن صاحب علوی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ مولانا موصوف مع اہلیہ محترمہ نواسی چھوٹی صاحبزادی یعقوب انصاری عمرہ کے لئے بذریعہ سفینۂ حجاج تشریف لے گئے جانے سے آٹھ دن پیشتر مولانا پر قلبی تکلیف کا شدید دورہ پڑا تھا بحمداللہ اب ٹھیک ہو گئے لیکن کمزوری زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ غالباً دو ماہ قیام فرمائیں گے۔

وکیل احمد صاحب قدوائی مع اہلیہ کے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے یکم مئی بذریعہ سفینۂ حجاج روانہ ہو گئے۔
معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ جولائی ہی میں واپس ہوں گے خدا مبارک کرے۔

معین فاطمہ والدہ اظہر الدین احمد صاحب کرمانی جن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے۔ موصوف نے خود اپنا حال نامہ نگار سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اب بحمد اللہ پہلے سے بہتر ہوں۔ کمزوری زیادہ ہے

مظہر الدین احمد صاحب کرمانی بعد ادائیگی حج بیت اللہ واپس کراچی پہونچ گئے۔

محمد واصف صاحب علوی موصوف ایک ماہ کے لئے اعزاء سے ملنے ڈھاکہ سے چٹاگانگ گئے ہیں۔

اے ڈی احمد صاحب منیجنگ ڈائرکٹر پان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی چند روز ہوئے جاپان تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کو حکومت کی طرف سے تجارتی جہاز رانی کی بات چیت کے سلسلے میں حکومت کے صدر نے بھیجا ہے۔ موصوف کا قیام تقریباً ۱۰ دن رہیگا۔

زہیرہ فاطمہ اہلیہ جناب حسن احمد صاحب لاہر لیدی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اس طرف کافی طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے شہر کے مشہور اسپتال ہولی فیملی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چوتھے دن ان کو گھر واپس ہونے کی اجازت مل گئی۔ طبیعت بحمد اللہ روبصحت ہے۔

احسن مجتبیٰ صاحب علوی اور ان کے صاحبزادے مع اہل و عیال کے اب کراچی آگئے ہیں۔

چودھری وصی احمد صاحب خبر ملی ہے کہ موصوف تقریباً ایک ماہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف کے دانت بھی نیچے کے خراب ہوگئے تھے چنانچہ انھوں نے نیچے سب دانت نکلوا دئے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ آنکھوں کی تکلیف روہوں کی وجہ سے اور دانتوں کے ہلنے کی وجہ سے بھی آنکھوں پر اثر پڑا ہے مشہور ماہر چشم کے زیر علاج ہیں۔

صلاح الدین عرف ستر صاحبزادہ احمد مجتبیٰ صاحب علوی کے بارے میں: پر مسرت خبر ملی ہے کہ موصوف نے اس سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر لی خدا قبولیت کا شرف بخشے اور مبارک کرے۔ ان کا جہاز سفینہ حجاج کراچی آکر پھر دوبارہ روانہ ہو گیا۔ چند روز یوم کے بعد پھر کراچی واپس ہوں گے۔

بقیہ حالات وطن

نزہت فاطمہ کرمانیہ صاحبزادی شرف الدین احمد صاحب کرمانی لکھنؤ کی ایک تازہ اطلاع کے مطابق نزہت سنبھا گر پڑیں اور پاؤں کی نس پھٹ گئی۔ تفصیلی حالت معلوم نہیں ہو پائی ہے۔ بہر نوع تکلیف شدید ہے اللہ تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

مشہر یار: صاحبزادہ محمد عارف صاحب علوی کے بارے میں ایک اطلاع ملی ہے کہ بچہ کہیں کھیل رہا تھا بلکہ کسی درخت یا دیوار پر کھیل رہا تھا گر پڑا۔ ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ فوراً بندش کرا دی گئی ہے۔ باری تعالیٰ شفا دے۔

موضع نرونا میں زبردست آگ

یکم مئی کو موضع نرونا جو کاکوری سے مشرق میں ڈھائی تین میل کی دوری پر واقع ہے بھیانک آگ لگی۔ بیس سے چالیس گھر خاک کے ڈھیر بن گئے ریلوے فوجیوں نے آگ بجھانے میں گاؤں والوں کی کافی مدد کی۔ حکام بعد میں پہونچے۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ سوائے دو بکریوں کے کسی جانی اتلاف کی کوئی اطلاع نہیں ہے خانماں برباد لوگوں کو حکام کی طرف سے آٹا دال مٹی کا تیل وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ آئندہ تقاوی دینے کا وعدہ حکام نے کیا ہے۔

ولادت یہ سنکر مسرت ہوئی کہ عبدالحئی صاحب کاتب کاکوری اخبار کے یہاں ۲۹ اپریل ۶۵ء کو لڑکی تولد ہوئی۔ لڑکی کا نام ریحانہ پروین بھی رکھا گیا ہے۔ اللہ مبارک کرے

(باقی صفحہ ۲ پر)

حالات وطن

ھیلتھ وزیٹر:- معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ نئی ہیلتھ وزیٹر مسز لے یوگی آگئی ہیں۔ اور اپنا چارج بھی لے لیا ہے مگر ساتھ ہی یہ سنکر حیرت ہے کہ بی۔ ڈی او بلاک اور ڈی ایم او ایچ کی طرف سے نئے اشارات دیئے گئے ہیں۔ کہ موصوفہ صرف اپنے سنٹر پر ڈیوٹی دیں ہاسپتال میں ڈیوٹی ان کے لئے ضروری نہیں افسران محکمہ اور ذمہ داران نے یہ قدم جن احتیاطوں کو پیش نظر رکھکر اٹھایا ہے النسب ضرور ہے مگر جب محافظ خانہ پر بھروسہ کیا جا رہا ہے وہاں کا رشتہ اس شاید زمین سے اتر چکا ہے ہمارے خیال میں پبلک مفاد خصوصاً غریب گھرانوں کی سہولتیں قربان کی گئیں ہیں جو بیٹے سے دائیوں اور مڈوائف سے مطمئن نہیں رہے۔ اور لکھنو پہونچنا بہتر سمجھیں ہیں اور بہر حال جب لکھنو ہی ہمارے لئے بہتر رہ گیا تو ہمارے خیال میں ڈسٹرکٹ بورڈ ہیلتھ وزیٹر یا مڈوائف ہو کوئی ہو اس کا عدم وجود کاکوری اور کاکوری پبلک کے لئے برابر ہے۔

سوشل ورکر درگا دستمی کے انتقال کے بعد ماہ ڈیڑھ ماہ ہو گیا کسی نے کاکوری کا رخ نہیں کیا۔ اگر دو ایک نے توجہ کی بھی تو ان کو یہ کہکر کہ کاکوری اچھی جگہ نہیں یار لوگوں نے بھڑکا دیا بہر حال اب سنا ہے کہ مسز اگروال اس جگہ کے لئے آئی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کہاں تک اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چل پائیں گی۔

سالگرہ:- نظیم الدین صاحب علوی صاحبزادہ نسیم الدین صاحب علوی جو تیرہ چودہ سال کے بعد کچھ دنوں کے لئے وطن اعزاء سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی بھانجی نوزیہ کی سالگرہ منائی قریبی اعزاء اور ہم عمر بچے شریک رہے سہ پہر کو ایک پر تکلف پارٹی دی گئی جس میں مختار احمد صاحب علی احمد صاحب سعید احمد امین احمد وغیرہ نے شرکت کی۔

منتظم الدین صاحب علوی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ خان بہادر نظام الدین صاحب کی شدید علالت کی خبر پاکر ان کو دیکھنے مع اہل و عیال کے مشرقی پاکستان ڈھاکہ سے آئے ہیں غالباً ڈیڑھ دو ماہ قیام رہے گا۔

خان بہادر نظام الدین کا انتقال

آج ۱۱ رمئی مطابق ۹ رمحرم ۱۳۸۳ھ کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ خان بہادر صاحب نے چہلہ عشرہ کی مسلسل شدید اور کشمکش سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوتے داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ و انا الیہ راجعون تکیہ شریف کے قبلہ اور بھائیوں کے پہلو میں حضرت شاہ حبیب حیدر کے بائیں ۱۲ بجے رات کو سپرد خاک ہوئے باقی حالات و تفصیل آئندہ پرچہ میں [illegible]

محمد ذکی صاحب خالدی:- جو اپنی ملازمت پر بہار میں تھے وہیں ان پر درد گردہ کا شدید دورہ پڑا۔ ان کو وہاں سے پٹنہ بھیجا گیا مگر خود مریض کی خواہش پر پٹنہ سے لکھنو بھیج دیا گیا۔ یہاں لکھنو میں ان کو ڈاکٹروں نے دیکھا ان کا خیال غالب ہے کہ گردوں میں پتھری ہے ایکسرے کی رپورٹ بھی یہی ہے۔ موصوف کے معالج خاص ڈاکٹر لے سی داس صاحب علاج کر رہے ہیں۔ طبیعت بحمد اللہ بہتر ہے۔

بیگم عبدالواسع صاحب علوی۔ جن کی کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو جانے کی وجہ سے پلاسٹر چڑھا دیا گیا تھا ایک ماہ بعد اب ۲۰ اپریل کو کھول دیا گیا ہے بہتر ہیں اور کاکوری آگئی ہیں۔

عبدالواسع صاحب علوی جو گورکھپور سے بیمار ہو کر آئے تھے میڈیکل کالج میں زیر علاج رہے اب الحمد للہ صحت یاب ہو کر اپنی ڈیوٹی پر واپس ہو گئے۔ (باقی صفحہ ۶ کالم ۲ پر)

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ میں
چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا